السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا حیض کے دوران عورت قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے:

جمہور فقہاء کرام حالت حیض میں قرآن مجید کی تلاوت کی حرمت کے قائل ہیں، اس لیے عورت حیض میں تلاوت نہیں کرسکتی، اس سے صرف ذکرواذکار اور دعاء مستثنی ہے جس سے تلاوت کا قصد نہ ہو، مثلا ''بسم اللہ الرحمن الرحیم، انا للہ وانا الیہ راجعون، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار الخ'' اس کے علاوہ دوسری دعائیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں وہ عمومی ذکر میں شامل ہیں

فقہاء نے ممانعت کے کئی ایک امور اور دلائل بیان کیے ہیں:

1-یہ عورت جماع سے جنابت والے کے حکم میں ہے کہ دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے، اور حدیث میں ثابت ہے کہ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم القرآن وکان لایحجزہ عن القرآن إلا الجنابۃ''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے، اور جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتی تھی"

سنن ابوداود (1/281) سنن ترمذی حدیث نمبر (146) سنن نسائی (1/144) سنن ابن ماجہ (1/207) مسند احمد (1/84) صحیح ابن خزیمۃ (1/104) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

حق یہی ہے کہ یہ حسن کے درجہ کی ہے اور قابل حجت ہے

2-ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاتقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن"

"حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (131) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (595) سنن دارقطنی (1/117) سنن البیھقی (1/89).

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرتے ہیں، اور اس کا حجازیوں سے روایت کرنا ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کا علم رکھنے والوں کے ہاں بالاتفاق یہ حدیث ضعیف ہے اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21/460) اور نصب الرایۃ (1/195) اور التلخیص الحبیر (1/183).

اور بعض اہل علم حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز قرار دیتے ہیں، امام مالک کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا ہے، انہوں نے کئی ایک امور سے استدلال کیا ہے:

1-اصل میں اس کا جواز اور حلت ہی ہے حتی کہ اس کی ممانعت میں کوئی دلیل مل جائے، لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جو حائضہ عورت کو قرآن کی تلاوت سے منع کرتی ہو

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

'' لیس فی منع الحائض من القراءۃ نصوص صریحۃ صحیحۃ''

حائضہ عورت کی تلاوت کی ممانعت میں کوئی صریح اور صحیح نص نہیں ملتی

اوران کا کہنا ہے : یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی عورتوں کو حیض آتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن کی تلاوت سے منع نہیں کیا، جس طرح کہ انہیں ذکر واذکار اور دعاء سے منع نہیں فرمایا

2-اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی تعریف کی اور اسے عظیم اجر وثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اس سے منع اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب کوئی دلیل مل جائے، لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جو حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرتی ہو، جیسا کہ بیان بھی ہو چکا ہے

3-قرآن مجید کی تلاوت منع کرنے میں حائضہ عورت کا جنبی پر قیاس کرنا صحیح نہیں بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ جنبی شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ اس مانع کو غسل کر کے زائل کر لے، لیکن حائضہ عورت ایسا نہیں کر سکتی، اور اسی طرح غالباً حیض کی مدت بھی لمبی ہوتی ہے، لیکن جنبی شخص کو نماز کا وقت ہونے پر غسل کرنے کا حکم ہے

4-حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنے میں اس کے لیے اجر وثواب سے محرومی ہے، اور ہو سکتا ہے اس کی بنا پر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھول جائے، یا پھر اسے تعلیم کے دوران قرآن مجید پڑھنے کی ضرورت ہو

مندرجہ بالا سطور سے حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کے جواز کے قائلین کے دلائل کی قوت ظاہر ہوتی ہے، اور اگر عورت احتیاط کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت صرف اس وقت کرے جب اسے بھول جانے کا خدشہ ہو تو اس نے محتاط عمل کیا ہے

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے وہ حائضہ عورت کے لیے زبانی قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق ہے

لیکن قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنے کا حکم اس سے ذرا مختلف ہے، اس میں اہل علم کا راجح قول یہ ہے کہ قرآن مجید سے تلاوت کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

لایمسہ إلا المطہرون .... سورۃ الواقعۃ

'اسے پاکبازوں کے علاوہ اور کوئی نہیں چھوتا

اور جو خط رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دے کر یمن کی طرف بھیجا تھا : اس میں بھی اس ممانعت کا ذکر موجود ہے کہ :

''ألا یمس القرآن إلا طاہر''

"پاک شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی اور نہ چھوئے"

موطا امام مالک (199/1) سنن نسائی (57/8) ابن حبان حدیث نمبر (793) سنن بیہقی (87/1).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

'' وقد صحح الحدیث جماعۃ من الأئمۃ من حیث الشہرۃ''

شہرت کے اعتبار سے علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

امام شافعی کہتے ہیں :

'' ثبت عندہم أنہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''

ان کے ہاں ثابت ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خط تھا۔

اور ابن عبد البر کہتے ہیں :

'' ہذا کتاب مشہور عند أہل السیر معروف عند أہل العلم معرفۃ یستغنی بشہرتہا عن الإسناد لأنہ أشبہ المتواتر لتلقی الناس لہ بالقبول والمعرفۃ. ا ہ''

سیرت نگاروں اور اہل معرفت کے ہاں یہ خط مشہور ہے اپنی شہرت کی بنا پر یہ اسناد سے مستغنی ہے، کیونکہ لوگوں کا اس خط کو قبولیت دینا تواتر کے مشابہ ہے اھ

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ صحیح ہے

دیکھیں : التلخیص الجبیر (17/4) اور نصب الرایۃ (196/1) اور ارواء الغلیل (158/1)، حاشیۃ ابن عابدین (159/1) المجموع (356/1) کشاف القناع (147/1) المغنی (461/3) نیل الاوطار (226/1) مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (460/21) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (291/1).

لہذا حائضہ عورت اگر قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا چاہے تو وہ اسے کسی رکاوٹ والی چیز کے ساتھ پکڑے مثلا کسی پاک صاف کپڑے یا دستانے کے ساتھ، یا قرآن کے اوراق کسی لکڑی اور قلم وغیرہ کے ساتھ الٹائے، قرآن کی جلد کو چھونے کا حکم بھی قرآن جیسا ہی ہے

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1